

نظرات

مئی کے دوسرے ہفتے میں ادارہ تحقیقات اسلامی کا یوم تاسیس منایا جا رہا ہے — صدر پاکستان
بے فضل الہی چودھری صاحب یوم تاسیس کی سہ روزہ تقریبات کا افتتاح فرمائیں گے۔ اس موقع پر لیکچر ز اور سیمینار
علاوہ اسلامی علوم سے متعلق کتابوں کی ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ سیمینار میں شرکت کے لئے ملک کے متعدد
اہل علم کو دعوت دی گئی ہے۔ جو فن تحقیق اسلامی علوم و فنون اور مسلم تہذیب و ثقافت کے مختلف گوشوں
جاگر کریں گے۔

ادارے کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ادارے کا یوم تاسیس منایا جا رہا ہے۔ ایک سال پہلے مذہبی امور
دہلی کے قیام کے بعد جب ادارے کا الحاق اس وزارت کے ساتھ ہو گیا تو دفاتی وزیر جناب مولانا کوثر نازی
اسے کی طرف خصوصی جہت مبذول فرمائی۔ انہوں نے ادارہ میں تشریف آوری پر اہل ادارہ کے سلسلے جو پہل تقریر
وں میں ادارے کو فعال بنانے کے لئے نئے عزائم کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ اس سلسلے میں اب تک متعدد
مات کئے جا چکے ہیں تحقیقی منصوبوں میں توسیع اور ان کی تنظیم نو کے علاوہ ادارہ کو عوام میں تعارف
نے کے لئے بھی بہت سے کام کئے گئے ہیں جن کی تفصیل اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ یوم تاسیس
نے کی نئی روایت بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ اس قسم کی تقریبات سے جہاں اور بہت سے فوائد حاصل
نہیں ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ ماضی اور حال کا جائزہ لے کر مستقبل کے لئے راہ عمل متعین کرنے
مردم ملت ہے۔ امید ہے کہ یوم تاسیس کی تقریبات کے بعد ادارہ کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگا اور ادارہ فعال
فعال ترین کراؤنگھنگ محترم وزیر مذہبی امور کو ادارے کے ساتھ جو خصوصی لگاؤ ہے اس کے مد نظر

بجا طور پر توقع کی جاسکتی ہے کہ آپ کی رہنمائی میں ادارہ دن دو فی سات چوگمی ترقی کرے گا۔

ابھی تک ادارہ کو یونیورسٹی کا درجہ حاصل رہا ہے۔ ہمارے ہاں شعبہ تحقیق میں کام کرنے والے اراکہ کے عہدے یونیورسٹی کے تدریسی عہدوں کے برابر ہوتے ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت اور تحقیقی تجربہ بھی اسی درجے ہوتا ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں ادارے کے اسکا لرز یونیورسٹی کے اساتذہ سے بہتر اور برتر صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ادارے کو یونیورسٹی کے درجے سے ترقی دے کر پُر یونیورسٹی کا درجہ دے دیا جائے۔ تاکہ یونیورسٹیوں کے لئے ادارہ ایک اعصابی مرکز کی حیثیت سے کام کرے۔ نہ صرف عربی اور اسلامیات کے مضامین میں بلکہ جملہ علوم و فنون میں بشمول سائنس ادارہ رہنمائی کے فرائض انجام دے اور ان میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے جامع منصوبوں پر کام کرے جس کے بغیر ہمارے موجودہ تعلیمی نظام سے شہریت خرابی دور نہیں ہو سکتی۔ اس وقت ہماری تعلیم ہی نہیں ہماری معاشرت بھی دوئی کا شکار ہے، حتیٰ کہ مذہبِ قدیم و جدید یا قدامت پسندی اور روشن خیالی کے جھگڑے میں الجھ کر رہ گیا ہے۔ تقسیم و تفسیرِ حق کی قوتیں صورتِ حال سے فائدہ اٹھا رہی ہیں اور ہم ہیں کہ اس دلدل میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ ادارہ تحقیقات کو اس صورتِ حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ادارے کے موجودہ چہرے جناب مولانا کوثر نیازی صاحب کو اس امر کا احساس ہے وہ اپنی گفتگوؤں میں اس طرف واضح اشارے کر رہے ہیں امید ہے کہ ان کا عزم جواں جلد عمل، اقدام کی صورت میں نمودار ہوگا۔

بہ تقریب یومِ تاسیس ادارے کے ہر سہ مجلات (عربی اُردو انگریزی) نے اپنی اپنی خصوصیات اور اہتمام کیا ہے۔ ہمارے سہ ماہی مجلات، انے ضمیمے شائع کئے ہیں جبکہ ماہنامہ فسکر و نظرنے مہر کے پر خصوصی نمبر میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس نمبر کی تیاری میں ادارے کے رفقاء کار کے علاوہ بعض دوسرے اہل قلم نے بھی حصہ لیا ہے۔ ہم ادارہ کے چہرے میں جناب مولانا کوثر نیازی صاحب سے خصوصی اشاعت لئے خاص مضمونی حائل نہ کر سکے۔ گزشتہ کئی مہینے وہ انتہا سے زیادہ مصروف رہے ہیں اس لئے اس توقع بھی بے جا تھی۔ لیکن حسن اتفاق سے ہمیں ان کی ایک تازہ تقریر مل گئی جو اس نمبر کے لئے ہر انتہا، موزوں ہونے کے علاوہ غیر مطبوعہ بھی ہے۔ اس تقریر میں انہوں نے تحقیق کے مسائل سے بحث کی ہے۔

سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم کے لئے اس تقریر میں کئی سہما اصول اور کام کی باتیں ہیں۔ یہ تقریر وزیر موصوف نے ”مجم مصادرا سلامی“ کی افتتاحی تقریب کے موقع پر کی تھی جو ہمیں بزرگوار محترم جناب ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب صدر دائرہ معارف اسلامیہ نے ازراہ عنایت فراہم کر دی۔ ڈاکٹر صاحب قبلہ نے اس موقع کا اپنا خطبہ استقبالیہ بھی مرحمت فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب نے جس علمی منصوبے کا آغاز کیا ہے وہ اہم بھی ہے اور عظیم بھی تحقیق و ترقی میں مشغول اہل علم سے اس کا گہرا تعلق ہے اور ادارہ تحقیقات اسلامی کے علماء کے لئے تو یہ غلے کی چیز ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب کے خطبے میں اس منصوبے کے تفصیلی تعارف کے علاوہ علم و تحقیق سے متعلق بھی کئی مفید اور کام کی باتیں ہیں۔ ہم ڈاکٹر صاحب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے فکر و نظر کی اس خصوصی اشاعت کے لئے اپنی اور مولانا کوثر نیازی صاحب کی تقریریں عطیہ فرمائی جن سے اس نمبر کی قدر و قیمت میں یقیناً اضافہ ہوگا۔

اس شمارے کے ایک مہمان مضمون نگار ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ”اسلامی تحقیقات“ کے ایک قابل توجہ مسئلے پر قلم اٹھایا ہے۔ مستشرقین نے اسلامی علوم میں تحقیق کا جو معیار پیش کیا ہے اس کی حقیقت کا حقد سمجھے بغیر ہم آزادانہ تحقیق کے میدان میں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ غلامک یورپ اور امریکہ کے چشمہ ہائے فیض سے سیراب ہو کر آنے والے متغربین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے مضمون کے آئینے میں اپنے اساتذہ کے معیار تحقیق کی ایک جھلک دیکھ لیں۔ ہمارے ایک اور مہمان مضمون نگار ابو سعید بزمی انصاری ہیں۔ بزمی صاحب نے اپنے مضمون میں ادارہ تحقیقات اسلامی کا اجمالی مگر مکمل تعارف پیش کیا ہے۔ اس مضمون کے بعض حصے ممکن ہے تکرار نظر آئیں اس لئے کہ دوسرے مسامین میں الگ الگ ان پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے باوجود بزمی صاحب کے مضمون کی اپنی خصوصیت ہے اور اہمیت و افادیت بھی۔ مضمون مرتب کرنے میں ان کا اپنا روایتی نقطہ نظر اور اسلوب نمایاں ہے۔ بزمی صاحب ادارے سے وابستہ رہ چکے ہیں اور ادارے کے سائنسدان کی دلچسپی آج بھی قائم ہے اس لئے ان کے بیانات ایک واقعہ حال کے بیانات ہیں ہم پر ان دونوں فاضل مضمون نگاروں کا شکریہ بھی واجب ہے کہ انہوں نے ہماری فہرہ دانش پر فکر و نظر کے اس شمارے کے لئے اپنے رشتہات قلم ارسال کئے اور سپرے کو قیام بنانے میں حصہ لیا۔ اس نمبر کے

باقی مضامین ہمارے ادارے کے سائنسوں کی کاوش کے نتائج ہیں ان کا تعاون شکریے سے
بالا تر ہے۔

کوشش کی گئی ہے کہ اس شمارے میں تحقیقی تحقیقات اسلامی، اور ادارہ تحقیقات اسلامی
کے مختلف پہلوؤں پر مستند مواد اکٹھا کر دیا جائے۔ ہم نے اس نمبر کا ایک جامع اور مکمل خاکہ مرتب کیا
تھا جس میں ہر ممکن پہلو شامل تھا اور ہماری خواہش تھی کہ کوئی پہلو چھوٹنے نہ پائے۔ مگر ذہنی غاٹوں میں
جب عمل کا رنگ بھرا جاتا ہے تو بات کچھ سے کچھ ہو جاتی ہے۔ ہمیں اعتراف ہے کہ ہم اپنے ذہنی غاٹے
کے مطابق پہلو پیش نہ کر سکے، بہت سے پہلو چھوٹ گئے بہت سے گوشے قشمر رہے۔ بہر حال،
اس موضوع پر پہلا اور آخری نمبر نہیں۔ امید کہ اب یوم تاسیس منانے کی رسم ہر سال ادا کی جائے گی اور
ساتھ ہی نوجوان نوجوان کی بھی جو کمی اس بار رہ جائے گی اسے آئندہ پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

